



سوال

(936) عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ ہیں عیسائی اپنے انبیاء کی قبروں کی پوجا کیسے کرتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں (جس سے لچھے ہو کر نہیں لٹھے) یوں فرمایا: اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ (بخاری شریف، ج: ۱، ص: ۶۰۱، کتاب الجنائز)

اب آپ سے مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ یہودیوں نے تو اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے مگر نصاریٰ نے کیسے اپنے نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیا؟ کیونکہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بلنے والوں کو کہتے ہیں۔ ایک قادیانی نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے اور اس سلسلے میں میں بہت پریشان ہوں۔ (ایک سائل - لاہور) (۱۷ اپریل ۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نصوص صحیحہ صریحہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ آسمان پر ہیں۔ قرب قیامت میں ان کا نزول ہوگا تو پھر دنیا میں ان کی قبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ حدیث ہذا میں جو کچھ بیان ہوا جمل ہے۔ ”صحیح مسلم“ میں جناب کے طریق میں مفصل ہے:

كَانُوا يَسْتَحْدُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسْجِدًا (صحیح مسلم، باب الشی عن بناء المساجد، علی القُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّورِ فِيهَا وَ الشَّيْ عَنِ... الخ، رقم: ۵۳۲)

”یعنی یہود و نصاریٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام اور اپنے نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔“

مقصود یہ ہے کہ یہود نے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ جب کہ نصاریٰ نے نیک لوگوں کی پوجا پاٹ کی۔ دلیل اس امر کی یہ ہے کہ دیگر روایات میں تذکرہ جب نصاریٰ کا ہوا تو وہاں صرف نیکو کار کی تصریح ہے۔ انبیاء کا ذکر نہیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ام سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے سرزمین جشہ کے ایک کنیہ کا ذکر کیا ہے وہ ایسے کھڑے آتی تھیں، اسے ماریے کہا جاتا ہے۔ انھوں نے ان تصویروں کا ذکر کیا۔ جنھیں وہ دیکھ کر آتی تھیں تو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذْنَانَتْ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، يَتَوَّأ عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصُورًا فِيهِ تِلْكَ الصُّورُ، أُولَئِكَ يَشْرَأُوا تَخْلُقُ عِنْدَ اللَّهِ (صحیح البخاری، باب الصَّلَاةِ فِي الْبَيْعَةِ، رقم: ۲۳۳)

”یعنی یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے۔ اور اس میں یہ تصویریں بناتے۔ اللہ کے ہاں یہ مخلوق میں بدترین ہیں۔“



اور جب انفرادی طور پر یہود کا تذکرہ ہوا تو فرمایا :

قَاتِلِ اللّٰهَ الْيَهُودَ اَشْرَكَوا قُبُورَ اَنْبِيَايَہُمْ مَسَاجِدَ (صحیح البخاری، باب الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ، رقم: ۴۳۷)

”یعنی اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے انھوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔“

یہاں صرف انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے نیوکاروں کا نہیں۔

یہ بھی احتمال ہے کہ یہود کے ساتھ نصاریٰ کا ذکر اس بناء پر ہو کہ نصاریٰ تو انبیاء یہود کو برحق تسلیم کرتے تھے جب کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ گویا انبیاء یہود دونوں گروہوں کے نزدیک مکرم ٹھہرے۔ اس بناء پر دونوں ان کی عبادت میں شریک ہو گئے اور یہ بھی ممکن ہے یہاں حواری اور حضرت مریم کو غیر مرسل قرار دیا گیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ انبیاء سے مراد بذات خود انبیاء اور ان کے کبار قبیحین ہوں۔ (فتح الباری: ۵۳۲)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، مستفرقات: صفحہ: 643

محدث فتویٰ